جناب چوہدری رستم علی

موجودہ حالات اور قادیانیوں کے خفیہ منصوبے

موجودہ ملکی و بین الاقوامی حالات کے آئینے میں

پچھلے تین سال کے ملکی و بین الاقوامی حالات کے آئینے میں قادیانی جماعت کے کردار کا جائزہ لینے سے جو حقائق منظر عام پر آئے ہیں وہ بہت حد تک تشویشناک ہیں۔ یہ حقیقت منظر عام پر آچکی ہے کہ قادیانی جماعت سراسر سیاسی گروہ ہے اور سامراجی طاقتوں اور صیہونی تخریب کاروں کا آلہ کار طائفہ ہے، اس کا بنیادی مقصد ملتِ اسلامیہ کی اجتماعیت کو دولخت کرنا اور ان کے عقائد کے خلاف ایک ایسا محاذ قائم کرنا ہے جو جدید یہودیت پر منتج ہو۔ قادیانی مبلغ برطانوی سامراج کے جاسوس اور صیہونیت کے اعضا و جوارح رہے ہیں[1] اور اب بھی ہیں۔ ان کھلے کھلے حقائق کے منظر عام پر آنے کے بعد قادیانی جماعت کا سیاسی احتساب ازبس ضروری ہے اور امتِ مسلمہ کو ان کی نئی حکمتِ عملی سے روشناس کرانا ایک اہم ملی فریضہ ہے۔

لندن کانفرنس کے اہم مقاصد اور سازشیں قادیانیوں نے گذشتہ سال جون ۱۹۷۸ء میں مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے نام پر لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں مرزا ناصر احمد نے بذاتِ خود شرکت کی۔ آپ کے علاوہ سر ظفر اللہ، ڈاکٹر عبدالسلام اور ایم ایم احمد نے بھی لندن کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کے ظاہری مقصد سے قطع نظر اس کا بنیادی مقصد سامراجی اور یہودی آقاؤں کے مشورہ و اعانت سے ایک سیاسی پالیسی وضع کرنا تھا جس پر مستقبل قریب میں عمل کیا جا سکے۔ کانفرنس کے دو غیر رسمی اجلاس کنزنگٹن کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے ہال میں منعقد ہوئے۔ جس میں صرف قادیانی نمائندوں، بعض اعلیٰ برطانوی افسران، امریکی جماعت کے بعض بااثر افراد اور اسرائیلی جماعت کے نمائندے نے شرکت کی۔ اس جگہ ۲/۱ دن کو کانفرنس کا باضابطہ انعقاد ہوا۔ کانفرنس کے خفیہ اجلاسوں میں جو معاملات

[1] قادیانیت کے سامراج اور صیہونیت کیساتھ گہرے روابط کے مطالعہ کیلئے ملاحظہ فرمائیں "قادیان سے اسرائیل تک" موتمر المصنفین اکوڑہ خٹک ۱۹۷۸ء

ملے ہوئے وہ مختلف ذرائع سے منظرِ عام پر آرہے ہیں۔ لندن کے بعض پاکستانی دین داروں نے اس سیاسی کانفرنس کے فیصلوں سے آگاہی حاصل کی گو کہ قادیانی انتہائی خفیہ طریقے سے اجلاس منعقد کرتے رہے، قادیانی منصوبے کے عوامل وعواقب کا واقعاتی پس منظر میں مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ستمبر ۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دئے جانے کے بعد سے قادیانیوں نے نہ تو اپنی سرگرمیوں میں کمی کی ہے اور نہ ہی سیاسی تخریب کاری کی پالیسی کو ترک کیا ہے اگر گہرے طور پہ دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان سالوں میں قادیانیوں کی سرگرمیاں پورے عروج پہ رہیں، کیونکہ پاکستان کے بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں امریکہ اور اسرائیل کو ان کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ دنیا کے ان تمام ممالک میں قادیانی اور بہائی تحریکوں کو فروغ دینے کے لئے سامراجی یہودی طاقتیں بے تاب ہیں جہاں احیائے اسلام کی تحریکیں جاری ہیں۔ قادیانی سنی مسلمانوں کو مرتد بناتے ہیں تو بہائی شیعوں کو جدید یہودیت کا درس دے رہے ہیں۔ قادیانی اور بہائی دونوں تحریکوں کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں اور وہاں ان کے مضبوط مراکز قائم ہیں جو ممالک عربیہ کے خلاف سیاسی اڈے کی حیثیت حاصل کر چکے ہیں۔

لندن کانفرنس میں قادیانیوں نے پاکستان میں چلائی جانے والی تحریک نظامِ مصطفےٰ اور اس کے مضمرات پر طویل بحث کی اور مستقبل کی اسلامی تحریک کو ناکام بنانے کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا۔ پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام قادیانیت کے لئے براہ راست چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ قادیانی معتقدات اور سیاسی نظریات سے واقفیت رکھنے والے اہل نظر حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ جس دن ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کے بنیادی عقیدے کو چیلنج کر کے خدا کی وحی کی رو سے بزعم خود

بلاشبہ اس موضوع پر مستند اور محققانہ کتاب
قیمت -/۱۵ روپے صفحات ۲۲۴ - کاغذ عمدہ
طباعت ونڈائیک/آفسٹ - ٹائٹل جدید طرز
ملنے کا پتہ
مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور
پاکستان

نبی ہونے کا دعویٰ کیا اسی دن ملت اسلامیہ کے اندر ایک ایسی جماعت تشکیل پانے لگی جو اسلام کی غدار، دین سے باغی اور مسلمانوں کی کھلی دشمن تھی جو ان کو مطلق کافر، خدا کے "نبی ورسول" کا منکر اور جہنمی قرار دیتی تھی۔ مرزا صاحب نے جس مذہب کی بنیاد رکھی اس کو دنیا کا نیا دین قرار دیا جانے لگا۔ قادیانیوں کی اس سلسلے میں کھلی کھلی تحریریں موجود ہیں جن کی رو سے مرزا صاحب ایک مستقل نبی، ان کی جماعت ایک امت اور ان کے الہام خدا کا ویسا ہی کلام ہیں جیسے قرآن ہے اور بعض وحی میں مرزا صاحب کی وحی اور قرآن کی وحی برابر اور ہم پلہ ہے[1] (معاذ اللہ)

اس مختصر سے پس منظر کو ذہن میں رکھ کر آپ خود سوچیں کہ اگر مرزائی خلافت اور اس کے نئے معاشی اور مذہبی ڈھانچے کی موجودگی میں اسلام کے معاشی و دینی نظام کو رائج کیا جائے تو کیا قادیانی اس کو اپنے لئے کھلا چیلنج قرار نہ دیں گے۔؟ اگر پاکستان یا دنیا کے کسی اور خطہ میں اسلامی نظام قائم ہو جاتا ہے تو یہ نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذب مطلق اور دشمن اسلام ہونے کی کھلی دلیل ہوگی بلکہ مرزا کے مذہب کے لئے ایک خطرناک چیلنج ہوگا۔

قادیانی اسلام کے نفاذ کو مرزا کی توہین سمجھتے ہیں۔

قادیانی صاف طور پر کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے ستر کروڑ مسلمان کافر اور جہنمی ہیں۔ وہ مرزا صاحب کے منکر اور ان کے لائے ہوئے نظام حیات کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر یہ لوگ مرزا صاحب کی "بعثت" کے بعد اسلام کے نظام کو جزوی یا کلی طور پر نافذ کرتے یا اس کے لئے کسی نوع کی جدوجہد کرتے ہیں۔ تو ان کا یہ عمل دراصل مرزا صاحب کی کھلی کھلی اہانت اور ان کے آخری پیغام کی توہین کے مترادف ہے اور اگر مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں تو یہ لوگ کسی طرح سے بھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ قادیانیوں کا یہ پکا عقیدہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اور ان کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی اور اگر یہ پھلتے پھولتے ہیں اور اسلامی نظام قائم کرتے ہیں تو پھر مسیح موعود یعنی مرزا صاحب جھوٹے پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی اسلامی انقلاب کے خلاف سازش کرنا جزو ایمان اور مسیح موعود کی صداقت کا نشان سمجھتے ہیں۔ اسلامی حکومتوں کو مٹانا اور ہر اس طاقت کا ساتھ دینا جو اسلام اور اسلامی ممالک کے خلاف ہو ان کا بنیادی مذہبی فریضہ ہے۔ اب اگر قادیانی اسلامی انقلاب، جہاد، نظام، زکوٰۃ وغیرہ کے خلاف بھرپور سازش نہ کریں تو ان کا اپنا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ ایران میں یہی صورت حال بہائیوں نے پیدا کی ہوئی تھی۔ شاہ ایران کے ساتھ ان کے گہرے روابط تھے اور ان کے ذریعے یہودیوں نے ایران کی سیاست اور معیشت پر خاصا کنٹرول کر رکھا تھا۔ حد تو یہ ہے کہ آنجہانی عباس ہویدا جو ایک بہائی تھا بارہ سال تک وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہا۔ جسطرح پاکستان میں سر ظفر اللہ تقریباً سات سال وزیر خارجہ رہا اور ایم ایم احمد پلاننگ کمیشن کا سربراہ بنا رہا۔

غرضیکہ قادیانی اس وقت اسلام دشمن طاقتوں کے اشارے پر پاکستان کے اسلامی انقلاب کو سبوتاژ کرنے میں

---

[1] قادیانی کتب کے حوالہ جات "مولانا الیاس برنی کی کتاب" قادیانی مذہب میں ملاحظہ فرمائیں۔

سرتوڑ مصروف ہیں۔ نصرت جہاں جوبلی فنڈ وغیرہ میں لاکھوں کا ٹارگٹ مقرر ہوتا ہے اور جلد ہی اعلان ہوتا ہے کہ اس نشانہ سے کئی گنا زیادہ کروڑوں روپے جمع ہوگئے ہیں اور افریقہ اور یورپ کے احمدیوں نے اخلاص و محبت کی شاندار مثال قائم کرتے ہوئے اصل نشانے سے کہیں زیادہ بلکہ کئی گنا زیادہ رقم جمع کرادی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ امریکی سی۔آئی۔اے، برطانوی انٹیلی جنس اور خصوصاً صیہونی یہود قادیانیوں اور بہائیوں کے لئے مختص ہے۔ سر ظفر اللہ جو برطانوی سامراج کی شخصی یادگار ہیں برطانیہ کے پرانے بہی خواہ اور گماشتے ہیں، یورپ اور برطانیہ ان کے حلقۂ اختیار میں ہیں۔ ایم ایم احمد ورلڈ بنک میں ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز ہے۔ اور عبدالسلام یہودیوں کا قریبی معتمد ہے۔ یہ تمام لوگ مرزا ناصر احمد کی طرف سے آفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں اور قادیانیت کی بین الاقوامی سفارت کے پردہ میں مکروہ سیاسی کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں ـــــ۔

> امریکی برطانوی اور صیہونی یہود
> قادیانیوں کے بیرونی اکاؤنٹوں میں
> خطیر رقمیں جمع کراتے ہیں

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں قادیانیوں نے بڑھ چڑھ کر پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا اور اسرائیل اور سی آئی اے نے لاکھوں ڈالر اس مہم میں جھونک دیئے۔ اس پارٹی کے چیئرمین اور سیکولر نوعیت کے پروگرام کے نفاذ میں ان کی جماعتی بقاء مضمر تھی۔ پارٹی کی کامیابی کے بعد قادیانیوں نے خاصا اثر و رسوخ قائم کرلیا، حتیٰ کہ ان کی ناعاقبت اندیشی اور قوت کا مظاہرہ مسلمانوں کے احتسابی زد میں آگیا اور بھٹو مرحوم کو اپنا اقتدار بچانے کے لئے عوامی مطالبے کے سامنے جھکنا پڑا لیکن اس نے درپردہ قادیانیوں سے پورا پورا رابطہ رکھا، اس کی کھلی مثال حضرت مولانا یوسف بنوریؒ کے خلاف اشتہار بازی کی مہم تھی۔ بھٹو نے آئینی ترمیم کی مہم کو قادیانی حیثیت سے نافذ نہ ہونے دیا۔ اور مسئلہ ختم نبوت سے یہ غداری اس کے زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ قادیانیوں نے بظاہر تو یہ تاثر دیا کہ وہ بھٹو کو پسند نہیں کرتے کیونکہ اس کے دور میں ان پر بڑے مظالم ہوئے اور انتظامیہ نے شدت سے تحریک ختم نبوت کو نہ کچلا۔ لیکن لندن مشن کی معرفت لاکھوں روپیہ مصطفیٰ کھر اور مرتضیٰ بھٹو کی تحریکوں کے لئے وقف کیا گیا۔ بی۔بی۔آئی نے نہایت باوثوق ذرائع سے خبر دی کہ قادیانی اور یہودی "بھٹو بچاؤ" مہم میں پیش پیش ہیں۔ بریڈ فورڈ، بلیک برن، گلاسکو، آکسفورڈ، لیڈز، مانچسٹر وغیرہ کی قادیانی جماعتوں نے اپنے واجب الاطاعت خلیفہ کے حکم پر اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پانی کی طرح پیسہ بہایا۔ قادیانیوں کے بیرونی مشن ربوہ میں تیار کئے گئے، لٹریچر کو دنیا کے مختلف اخبارات اور دیگر رسائل و جرائد میں شائع کراتے رہے۔ کئی سربراہان مملکت کو جعلی انجمنوں اور فرضی ناموں سے تار روانہ کئے گئے۔ بھٹو کو پھانسی لگنے کے چند روز قبل وزیر اعظم برطانیہ نے پاکستان پر جن جن طریقوں سے دباؤ ڈالا اور اپیلوں کی جو بھرمار کردی، اس کے پیچھے قادیانی خفیہ ہاتھ کام کر رہا تھا۔ ایسے بہت سے حقائق کچھ عرصہ بعد منظر عام پر آئیں گے۔ فی الحال ہم یہ عرض کریں گے کہ قادیانیوں نے جن طاقتوں کے اشارے پر یہ کام کیا۔ اگر

ان کا مقصد پورا ہو جاتا تو مستقبل کے لئے یہ ایک عمدہ "سرمایہ کاری" ہوتی جس کے منافع کا بڑا حصہ قادیانیوں کو ملتا۔

لندن کانفرنس کے پروگرام کے مطابق قادیانی اسرائیل مشن کی وساطت سے عرب ممالک اور فلسطینی حریت پسندوں کے خلاف سرگرم سازش ہیں، کئی قادیانی مشرق وسطیٰ میں تارکین وطن کے بھیس میں جاسوسی، سازش اور سامراجی حاشیہ برداری میں مصروف ہیں۔ اور ربوہ سے ان کے خاندانوں کو ماہانہ مشاہرہ مل رہا ہے، ایسی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ قادیانی لڑکیوں نے اپنی آزادی اور ترقی پسندی کی بدولت بیرونی فرموں، ہسپتالوں اور تجارتی مراکز میں لیڈی سیکرٹری، کانفیڈنشل سیکرٹری، نرس وغیرہ کے عہدے حاصل کرکے مقامی باشندوں میں گہرا اثر و رسوخ پیدا کر رکھا ہے۔ وہ قادیانیوں کی ایک بڑی کھیپ مشرق وسطیٰ میں بھجوا رہی ہیں۔ قادیانی لڑکیوں اور دو شہزادوں کی تنظیمیں، لجنہ اور ناصرات کو بنیادی تربیت کے بعد قادیانی مشنوں کے ذریعے عرب ممالک میں تعینات کیا جا رہا ہے۔ جس طرح اسرائیل نے عورتوں کی ایک کھیپ فوجی اور سول ملازمت کے لئے تیار کر رکھی ہے جو مختلف النوع کاموں میں ملوث ہے، اسی طرح قادیانیوں نے لجنہ فورسس کو میدان عمل میں لا کھڑا کیا ہے۔

آخر میں ہم دو باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں، اول یہ کہ قادیانیوں نے اسلامی نظام کی مخالفت کے ساتھ ساتھ پاکستان میں ہونے والے انتخابات میں اپنا نام بحیثیت ووٹر درج نہیں کرایا[۱] وہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیتے بلکہ مسلمانوں کو "غیر مسلم اکثریت" اور اپنے آپ کو "حقیقی مسلم" اقلیت سمجھتے ہیں۔

ایسا کوئی قانون نہیں کہ انہیں ووٹروں کے علیحدہ نام لکھوانے پر مجبور کیا جائے۔ اس سے ظاہر ہے، کہ قادیانی آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے لیکن اس بات کا قوی امکان ہے کہ قادیانی اس جماعت کے ساتھ خفیہ سیاسی معاہدہ ضرور کریں گے جو ان کے مفادات کا تحفظ کرے۔ اس کے بدلے میں وہ اس جماعت کے لئے روپیہ، ورکر اور پبلسٹی مہیا کریں گے۔ اور اسکی مخالفت اسلامی انقلاب کی داعی جماعتوں کے خلاف مکروہ پروپیگنڈا اور ان کے سربراہوں کی کردار کشی میں بھرپور حصہ لیں گے۔ اسرائیل سے روپیہ حاصل کیا جائے گا۔ اور سامراجی طاقتوں سے مدد لی جائے گی۔

قادیانیوں اور سکھوں کا ممکنہ گٹھ جوڑ قادیانی سازش کی ایک اہم کڑی، قادیانیوں اور سکھوں کا ممکنہ گٹھ جوڑ ہے۔ قادیانی اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان (خاکم بدہن) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اور وہ دوبارہ قادیان چلے جائیں گے۔ قادیان کا دوبارہ ملنا قادیانی الہامات اور پیش گوئیوں کا اہم جزو ہے[۲] یہی وجہ ہے، کہ قادیانیوں نے پاکستان میں قادیان کی جائدادوں کے لئے کلیم داخل نہ کئے۔ آج بھی ربوہ میں قادیانیوں کی لاشوں کو

---

۱ ڈان کراچی - ۲۵ اپریل ۱۹۷۹ء ۲ الفضل لاہور - ۱۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

بطور امانت دفن کیا جاتا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے ایک موقع پر قادیانیوں کو یہودیوں سے مشابہت دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہود کو کئی سو سال کے بعد ان کا آبائی وطن ملا۔ لیکن تمہیں جلد مل جائے گا مرزا محمود نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ موجودہ تقسیم ہند ختم ہو اور اکھنڈ بھارت قائم ہو جائے، قادیانیوں نے سکھوں کے ساتھ کئی مواقع پر گٹھ جوڑ کیا، خصوصاً تقسیم ہند سے چند ماہ قبل جب سکھ خالصتان بنانا چاہتے تھے[1] تو قادیانی رومن کیتھولک پوپ کے آزاد شہر ویٹیکن سٹی کی طرز پر قادیانی سٹیٹ قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے تقسیم کے بعد قادیانی خلیفہ مرزا محمود پنجاب کے سکھ لیڈروں کو اکساتا رہا کہ وہ پاکستان سے مطالبہ کریں کہ گرونانک کی جنم بھومی ننکانہ صاحب کو آزاد شہر قرار دے تاکہ اس کے بدلے میں مرزا قادیانی کی جنم بھومی قادیان کو ویٹیکن کا درجہ دلانے کی تحریک جاری کی جائے۔

سکھ لیڈروں نے کئی مواقع پر ایسے اعلانات کئے ہیں۔ گرونانک کے ۵۰۸ ویں جنم دن کے موقع پر ۲۵ نومبر ۷۷ ۱۹ء کو سکھ برادر ہڈ انٹرنیشنل کے چیئرمین بخشی جگدیو سنگھ کی سربراہی میں ایک وفد نے نئی دہلی میں مقیم پاکستانی سفیر فدا حسن مرحوم کو ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں مطالبہ کیا کہ ننکانہ صاحب کو ویٹیکن سٹی کا درجہ دیا جائے[2] اس کے بعد بھی سکھوں نے یہ مطالبہ مختلف پلیٹ فارموں پر پیش کیا۔ حال ہی میں بیساکھی کے موقع پر گوردوارہ پنجہ صاحب کے سکھ یاتریوں کے لیڈر سردار جیون سنگھ نے مطالبہ کیا ہے کہ ننکانہ صاحب کو ویٹیکن سٹی کی طرز پر بین الاقوامی شہر بنایا جائے[3] قادیان کو ویٹیکن سٹی بنانے کے لئے بھارت میں صاحبزادہ وسیم احمد سرگرم سازش ہے۔ قادیانی موجودہ حالت میں اس بات کی تکمیل کے لئے فضا سازگار نہیں سمجھتے۔ وہ تقسیم پنجاب کو کالعدم قرار دینے کی سازش میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس بات کا خطرہ ہے کہ اس سازش کو پروان چڑھانے میں قادیانی ہی پہل کریں گے یہ اور بات ہے کہ سکھوں کی بلاواسطہ اعانت ان کے ساتھ ہو۔

آئندہ انتخابات کا زمانہ ان سازشوں کا مقابلہ کرنے کا ہے مسلمانوں کو اتحاد و اخوت کے جذبے کے تحت ملکی سلامتی کے لئے قربانی دینی چاہئے۔ ■■

---

[1] دی سکھ ڈیمانڈ ڈیر ہوم لینڈ از سادھو سوا روپ سنگھ۔ لاہور ۴۶ ۱۹ء

[2] اخبار جنگ راولپنڈی ۲۶ نومبر ۷۷ ۱۹ء

[3] " " " ۱۴ اپریل ۷۹ ۱۹ء

اعلیٰ بناوٹ

دلکش وضع

دل فریب رنگ کا

حسین امتزاج

دُنیا کے مشہور

SANFORIZED

REGISTERED TRADE MARK

سنفورائزڈ پارچہ جات

سکڑنے سے محفوظ

۲۰ ایس سے ۸۰ ایس کی سُوت کی

اعلیٰ بناوٹ

گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

ستار چیمبرز

۲۹ - ویسٹ وارف کراچی

ٹیلیفون

۲۲۳۹۴ ، ۲۳۸۶۰۵

۲۲۵۵۳۹

تار کا پتہ :- آباد ملز

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت
ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش
ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔

سروس انڈسٹریز

پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور
واجبی نرخ پر جوتے بناتی
ہے

Servis

سروس شوز

قدم قدم حسین قدم قدم آرام